B.A. Part I
Paper I
Dept of Urdu

"ابن الوقت"

اردو میں ناول نگاری کی ابتداء ڈپٹی نذیر احمد سے ہوئی ہے۔ انکا پہلا ناول "مراۃ العروس" اردو ادب کا پہلا ناول ہے جو ۱۸۶۹ء میں شائع ہوا۔ اسکے علاوہ نذیر احمد نے دوسرے کئی ناول لکھے۔

نذیر احمد اپنے تمام ناولوں میں ہماری معاشرتی زندگی کی سچی تصویر کشی کرتے ہیں اور یہی ان کی ناول نگاری کا سب سے بڑا کمال بھی سمجھا جاتا ہے۔

ناول "ابن الوقت" کو نذیر احمد "بتائے عریاں" کہتے ہیں۔ ایسی بات نہ تھی کہ وہ اس لاطینی سے واقف نہ تھے یا انگریزی ادب میں ناول کی قدر و قیمت سے آگاہ نہ تھے در اصل "ابن الوقت" میں تمام خصوصیات موجود ہیں جو ناول کیلئے ضروری ہیں یا سمجھی جاتی ہیں۔ ابن الوقت ایک طویل اور بھرپور قصہ ہے۔ جس میں ناول کی مختلف ترکیب کو پہلی بار ناول میں برتنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ناول ۱۸۸۸ء میں لکھا گیا تھا۔ تقریباً اس سے ۳۰ سال قبل ملک میں غدر برپا ہوچکا تھا جس نے ملک کی تاریخ کو سیاسی اور سماجی حیثیت سے بالکل بدل کر رکھ ڈالا۔ اس بدلتی ہوئی تاریخ کی کہانی کو "ابن الوقت" میں بیان کیا گیا ہے۔

"ابن الوقت" کا پلاٹ سیدھا سادہ اور مختصر ہے۔ "ابن الوقت" جو اس قصے کا ہیرو ہے۔ غدر کے قبل مغل دربار سے وابستہ تھا۔ غدر میں اس نے ایک انگریز افسر مسٹر نوبل کی جان بچائی۔ غدر میں انگریزوں کی کامیابی کے بعد جب مسٹر نوبل کلکٹر بنے تو انہوں نے "ابن الوقت" کو اس کا انعام ڈپٹی کلکٹری کی صورت میں عطا کیا۔ نوبل صاحب کی صحبت میں پڑ کر "ابن الوقت" نے قدیم وضع قطع تبدیل اختیار کی۔ پاجامہ، کرتا، شیروانی اور ٹوپی کی جگہ پینٹ، شرٹ اور کورٹ نے لے لی ہے۔ انگریزی وضع قطع اختیار کرنے کے بعد اسے ہندوستانی معاشرے میں جابجا خامیاں نظر آنے لگیں۔ بدلتے ہوئے حالات میں "ابن الوقت" اپنی حکمت عملی، مطلب براری اور فرض شناسی کے ذریعہ ترقی کے مدارج طے کرتا رہا۔ غرضیکہ ناول کا پورا قصہ تاریخ کی بیشتر حقائق کی ترجمانی کرتا ہوا آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اس درمیان مسٹر نوبل انگلینڈ واپس چلا جاتا ہے اور اس کی جگہ پر دوسرا کلکٹر مسٹر شارپ آتا ہے اور "ابن الوقت" کی اس سے

Scanned with CamScanner

ان بن ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کی ڈپٹی کلکٹری چھین لی جاتی ہے۔

حجتہ الاسلام اس بیچ بچاؤ کا معاملہ رفع دفع کرتا ہے۔ سمجھا بجھا کر "ابن الوقت" کو قدیم وضع قطع اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے یہی اس ناول کا پلاٹ ہے۔ جس میں نذیر احمد نے ۱۸۵۷ء کے غدر کی جھلکیاں اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات کا مکمل احاطہ کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نذیر احمد نے اس ناول میں "ابن الوقت" کے پردہ میں سر سید احمد خان کو نشانہ بنایا ہے اور قوم و ملت کے اس بطلِ اولوالعزم اور عہد ساز شخصیت کی حیات و کارگزاریوں کو اس قصہ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سر سید کے صاحب زادے سید محمود نے غم و غصہ سے اس کی شکایت بھی کی تھی کہ اس تصنیف کے ذریعہ ان کے والد کو ملک و ملت کے سامنے ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے جواب میں نذیر احمد نے کہا تھا کہ "ابن الوقت" خود ان کی ذات ہے۔ حالانکہ حقیقت سے بعید تر ہے۔ جو کسی لحاظ سے بھی "ابن الوقت" کا کردار نذیر احمد سے نہیں ملتا البتہ اسے سر سید سے قریب ضرور پاتے ہیں۔ سر سید کی طرح ابن الوقت بھی تعطیل کے دنوں میں دلی کے کھنڈرات کی سیاحت کرتا رہتا ہے سر سید کی طرح وہ بھی [illegible]۔ انگریزی اور فارسی کے علاوہ دیگر ملکی زبانوں پر کامل دسترس رکھتا ہے۔ سر سید کی طرح وہ بھی مشرق کی قدامت پسندی اور مغرب کی جدت طرازی پر گہری نظر رکھتا ہے۔ سر سید کی طرح وہ بھی حکام پرست اور حکومت نواز ہے۔ ملک اور ملت کے لیے دل میں درد موجود ہے لیکن اتنی ساری مماثلت ہونے کے باوجود ابن الوقت کا کردار سر سید جیسے مفکر اور معلم قوم کے مرتبے تک نہیں پہنچتا۔

"ابن الوقت" اور حجتہ الاسلام اس ناول کے دو اہم کردار ہیں دونوں ہی اسم با مسمیٰ ہیں۔ ابن الوقت اس قصے کا ہیرو ہے ناول کا پورا پلاٹ اس کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اسے بچپن ہی سے تاریخ سے دلچسپی ہے۔ دلی کے کھنڈرات گھومنا، مذہبی معلومات حاصل کرنا، معاشرت و سیرت پر کھل کر گفتگو کرنا وغیرہ ابن الوقت میں خوبیاں ہیں۔ وہ وقت کا بندہ ہے غلام نہیں۔ کسی افسر سے جھک کر ملنا پسند نہیں کرتا۔ مختصر یہ کہ ابن الوقت نذیر احمد کا جیتا جاگتا کردار ہے۔ حجتہ الاسلام اس کے برعکس ہے آیات قرآنی بیان فرماتا ہے۔ کہاوتوں کی بوچھار سے نالاں ہے۔ محاوروں میں تصویروں سے خفا ہے حدیث کی باتیں کرتا ہے اس طرح یہ کردار بھی ناول کا ایک دلچسپ کردار ہے۔

Scanned with CamScanner

جس طرح "ابن الوقت" کے کردار میں سرسید کی مشابہت پائی جاتی ہے اسی طرح حجتہ الاسلام کے کردار میں خود نذیر احمد کی ذات نظر آتی ہے۔ بقیہ ذیلی کردار اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔

نذیر احمد کی مکالمہ نگاری کی تعریف تمام ناقدین نے کی ہے۔ نذیر احمد کو دہلوی زبان و بیان پر جو قدرت حاصل تھی اس کا انھوں نے "ابن الوقت" میں پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ عورتوں کے مکالمے کا تو آپ کو بادشاہ کہا جاتا ہے۔ ناول میں طبقہ نسواں اور نسوانی سیرت کی گفتگو کی تصویر آپ نے کھینچی ہے۔ اس کی نظیر اردو ناول نگاری میں مشکل ہے۔ اگرچہ ابن الوقت کے طویل مکالمے بعض جگہ فنی نقطہ نظر سے خامیاں پیدا کرتے ہیں تاہم زبان و بیان کے لطافت سے انکار ناممکن ہے۔

مختصر یہ کہ ناول "ابن الوقت" اردو ادب کا بیش قیمت سرمایہ ہے جس کی تاریخی حیثیت مسلم۔